انسانی سماج میں محنت کشوں کا کردار ناگزیر ہے، وہی قدر پیدا کرتے ہیں، ریاست کو چلاتے ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں

ڈاکٹر عاصم اختر

ایک روز قبل ایک ایک ہوٹل میں ہم نے اختر حسین اور محنت کش ساتھیوں کے ساتھ افطار کیا۔ ہوٹل کے ویٹرز، باورچی، صفائی کرنے والے اور دیگر محنت کش ساتھی ہمارے ساتھ افطار کر رہے تھے۔ ان کی محنت، ان کی مشقت اور ان کی قربانیوں کو سلام پیش کرنا ہمارا فرض ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو ہوٹل کی رونق، صفائی اور سروس کو ممکن بناتے ہیں۔ ہم نے ان سے ان کے مسائل، ان کی تنخواہوں، ان کے اوقات کار اور ان کے مستقبل پر گفتگو کی۔ ان کی باتوں میں جو درد تھا، جو بے یقینی تھی، جو محنت کا بوجھ تھا، وہ ہم سب کے لیے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ ہم نے ان سے وعدہ کیا کہ ہم ان کے مسائل کو اپنی جدوجہد کا حصہ بنائیں گے۔ یہ وعدہ صرف ایک ملاقات کا وعدہ نہیں، یہ ایک نظریاتی وعدہ ہے کہ محنت کش کو اس کا حق ملے گا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ سماج میں جو کچھ بھی ہے، جو ترقی ہے، جو تعمیر ہے، جو خدمت ہے، وہ محنت کش کی محنت کا نتیجہ ہے۔ ریاست کو چلانے والے ہاتھ، فیکٹری چلانے والے ہاتھ، کھیت میں کام کرنے والے ہاتھ، دفتر میں فائلیں اٹھانے والے ہاتھ، ہوٹل میں برتن دھونے والے ہاتھ، یہ سب ہاتھ ہی اصل قدر پیدا کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ یہی ہاتھ سب سے زیادہ استحصال کا شکار ہیں۔ یہی لوگ سب سے کم تنخواہ لیتے ہیں، سب سے زیادہ محنت کرتے ہیں، سب سے کم تحفظ پاتے ہیں۔ یہ ناانصافی ہے اور یہ ناانصافی ہم سب کے سامنے ہے۔

ہم نے ان سے وعدہ کیا کہ ہم ان کے مسائل کو اپنی جدوجہد کا حصہ بنائیں گے۔ یہ وعدہ صرف ایک ملاقات کا وعدہ نہیں، یہ ایک نظریاتی وعدہ ہے کہ محنت کش کو اس کا حق ملے گا۔